قرآن اور حضور رسالتمآبؐ

جناب الیف الدین ترابی صاحب

(۲)

شہادتِ حق کے منصب جلیل پر قرآن کریم کی رُو سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک ذمہ داری شہادتِ حق کا فریضہ ادا کرنا بھی ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو جو دین دے کر بھیجا گیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے قول و فعل سے اس کے حق ہونے کی شہادت دیں۔ اپنے قول کے ذریعے اس کی طرف دعوت دے کر اور اُس کے مختلف پہلوؤں کو پوری طرح کھول کر بیان کرتے ہوئے اور اپنے عمل سے اس کی تعلیمات کو زندگی کے مختلف شعبوں میں عملاً نافذ کرتے ہوئے سورہ الاحزاب میں ارشاد ہوتا ہے:۔

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَ نَذِيرًا ه (الاحزاب-۴۵)

"اے نبیؐ، ہم نے تمہیں گواہ بنا کر اور خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے۔"

سورۃ البقرہ میں یہی بات ایک دوسرے انداز میں کہی گئی ہے:۔

وَكَذَٰلِكَ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطًا لِّتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُونَ الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيدًا ه

(البقرہ-۱۴۳)

"اور یوں ہم نے تم کو اُمتِ وسط بنایا ہے تاکہ تم دنیا کے لوگوں پر دینِ حق کی گواہی دے سکو، اور رسول تم پر۔"

اللہ اور رسولؐ کی اطاعت لازم و ملزوم قرآن کریم سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ آپؐ کی اطاعت و فرمانبرداری دراصل اللہ تعالیٰ ہی کی اطاعت ہے اور اس اعتبار سے ایمان کا ایک لازمی تقاضا ہے۔ چنانچہ قرآن میں اکثر اللہ تعالیٰ کی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کا ساتھ ساتھ حکم دیا گیا ہے۔ سورۃ النساء میں ارشاد ہے:

يَآاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ

(النساء - ۵۹)

"اے ایمان والو! اطاعت کرو اللہ کی اور اطاعت کرو رسولؐ کی"۔

سورہ محمد میں ارشاد ہوتا ہے:

يَآاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَلَا تُبْطِلُوْٓا اَعْمَالَكُمْ (محمد - ۳۳)

"اے ایمان والو! تم اللہ کی اطاعت کرو، اور رسول کی اطاعت کرو اور اپنے اعمال کو برباد نہ کرو"۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم بہ حیثیت شارع و قانون ساز قرآن مجید ہمیں یہ بھی بتاتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے شارع اور قانون ساز بھی بنایا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنّت و سیرت کو دین میں دوسرے مصدر قانون کی حیثیت حاصل ہے۔ پہلا مصدرِ قانون کتاب اللہ ہے اور دوسرا سنّتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم۔ چنانچہ اس سلسلے میں قرآنِ کریم میں جو بہت ساری آیات وارد ہوئی ہیں۔ ان میں سے چند یہ ہیں:

فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ۝ (النساء - ۶۵)

"بس نہیں"، اے محمدؐ تمہارے رب کی قسم! یہ کبھی مومن نہیں ہو سکتے، جب تک کہ اپنے باہمی اختلافات میں تم کو فیصلہ کرنے والا نہ مان لیں، پھر جو فیصلہ تم کرو، اس پر دل میں بھی کوئی تنگی محسوس نہ کریں، بلکہ سر تسلیم خم کر لیں"۔

سورہ الاحزاب میں ارشاد ہے:

وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗٓ اَمْرًا اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ (الاحزاب-۳۶)

"کسی مومن مرد اور مومن عورت کے لیے جائز نہیں ہے کہ جب اللہ اور اس کا رسولؐ کسی معاملہ میں کوئی فیصلہ کر دیں تو پھر وہ اپنے اس معاملے میں خود اپنے طور سے کوئی فیصلہ کرنے کا اختیار رکھے۔"

سورہ الحجرات میں ہے:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاتَّقُوا اللّٰهَ - (الحجرات-۱)

"اے لوگو! جو ایمان لائے ہو، اللہ اور اس کے رسولؐ کے آگے نہ بڑھو اور اللہ سے ڈرو۔"

بحیثیت مفسرِ قرآن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک اور انتہائی اہم حیثیت مفسرِ قرآن کی بھی ہے۔ یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو جو کتاب دے کر مبعوث فرمایا گیا ہے، اُس کی تفسیر و تشریح کر کے اُسے بیان کرنا بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذمہ داری ہے۔ چنانچہ قرآنِ کریم کی سب سے زیادہ مستند اور قابلِ اعتماد تفسیر وہی ہے جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے۔ ارشاد ہوتا ہے:

وَمَآ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ اِلَّا لِتُبَيِّنَ لَهُمُ الَّذِي اخْتَلَفُوْا فِيْهِ - (النحل-۶۴)

"اے نبیؐ، ہم نے یہ کتاب تم پر اس لیے نازل کی ہے کہ تم اُن کے سامنے ان باتوں کو واضح کر دو، جن میں انہیں آپس میں اختلاف ہے۔"

داعی الی اللہ کی حیثیت سے ایک اور صفت جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی قرآن کریم میں بیان کی گئی ہے، یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم داعی الی اللہ ہیں یعنی اللہ تعالیٰ کی عبادت و بندگی کی طرف دعوت دینے والے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

يٰاَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّ
نَذِيْرًا ۝ وَّدَاعِيًا اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَسِرَاجًا مُّنِيْرًا ۝
(الاحزاب - ۴۵ - ۴۶)

"اُے نبیؐ! ہم نے تجھے گواہ اور خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر، نیز اللہ کی اجازت سے اس کی طرف دعوت دینے والا بنا کر بھیجا ہے۔"

اہلِ ایمان کے لیے آئیڈیل کی حیثیت سے اسی طرح قرآنِ کریم ہمیں یہ بھی بتاتا ہے کہ اہلِ ایمان کے لیے آئیڈیل صرف آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ طیبہ ہی ہے۔ ارشاد ہوتا ہے:

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ ۝
(الاحزاب - ۲۱)

"البتہ تم لوگوں کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں بہترین نمونہ ہے۔"

خاتم النبیین ایک اور بات جو قرآن کریم ہمیں بڑے واضح اور دوٹوک انداز میں بتاتا ہے، یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے آخری رسول ہیں اور یہ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی رسول اور نبی نہیں آنا ہے۔ قرآن کریم کے الفاظ ملاحظہ ہوں:

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ
رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ۔ (الاحزاب - ۴۰)

"لوگو! محمد صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں۔ مگر وہ اللہ کے رسول اور خاتم النبیین ہیں۔"

یہ ہے قرآنِ کریم کی روشنی میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شخصیت اور سیرت کا ایک اجمالی خاکہ۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔